بحث دعا بعد نماز جنازہ کی تحقیق میں

اس بحث میں دو باب ہیں۔ پہلا باب دعا کے ثبوت میں دوسرا باب اس پر اعتراضات و جوابات میں ہے۔

پہلا باب
دعا بعد نماز جنازہ کے ثبوت میں

مسلمان کے مرنے کے بعد تین حالتیں ہیں۔نماز جنازہ سے پہلے،نماز جنازہ کے بعد،دفن کے بعد،ان تینوں حالتوں میں میت کے لئے دعا کرنا۔ایصال ثواب کرنا جائز بلکہ بہتر ہے۔ہاں میت کے غسل سے پہلے اگر اس کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھنا ہو تو اس کو ڈھک دیں کیونکہ ابھی وہ ناپاک ہے۔جب غسل دے دیا تو پھر ہر طرح قرآن وغیرہ پڑھیں۔مخالفین نماز سے پہلے اور دفن کے بعد تو دعا وغیرہ کرنا جائز مانتے ہیں۔مگر بعد نماز،دفن سے پہلے دعا کو ناجائز، حرام، بدعت،شرک نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔اسی کی اس جگہ تحقیق ہے۔اس کے ثبوت ملاحظہ ہوں۔مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الجنازہ فصل ثانی میں ہے:

اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاءo

ترجمہ: جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لئے خالص دعا مانگو۔

ف سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے بعد فوراً دعا کی جاوے بلا تاخیر۔جو لوگ اس کے معنی کرتے ہیں کہ نماز میں اس کے لئے دعا مانگو وہ ف کے معنی سے غفلت کرتے ہیں۔پھر صلیتم شرط ہے۔اور فاخلصوا اس کی جزا۔شرط اور جزا میں تغایر چاہئیے ،نہ کہ اس میں داخل ہو۔پھر صلیتم ماضی ہے اور فاخلصوا امر ہے جس سے معلوم ہوا کہ دعا کا حکم نماز پڑھ چکنے کے بعد ہے۔جیسے: فاذا طعمتم فانتشروا (احزاب:۵۳)(''جب تم کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ''۔) میں کھا کر جانے کا حکم ہے نہ کہ کھانے کے درمیان اور اذا قمتم الی الصلٰوۃ فاغسلوا وجوھکم (مائدہ:۶) (''جب تم نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ''۔) میں نماز کے لئے اٹھنا مراد ہے نہ کہ نماز کا قیام جیسا کہا الی سے معلوم ہوا۔لہٰذا یہاں بھی وضو ارادہ نماز کے بعد ہی ہوا اور ف سے تاخیر ہی معلوم ہوئی۔حقیقی معنی کو چھوڑ کر بلا قرینہ مجازی معنی مراد لینا جائز نہیں۔اسی مشکوٰۃ میں اسی جگہ ہے:

قرا علی الجنازۃ بفاتحة الکتابo

ترجمہ: حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنازہ پرسورہ فاتحہ پڑھی۔

اس کی شرح میں اشعۃ اللمعات میں ہے:

واحتمال دارد كه بر جنازه بعد از نماز يا پيش ازاں بقصد تبرك خوانده باشد چناكه آلان متعارف است۔

ترجمہ: ممکن ہے کہ حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورہ فاتحہ نماز کے بعد یا نماز سے پہلے برکت کے لئے پڑھی ہوجیسا کہ آج کل رواج ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں بھی رواج تھا کہ نماز جنازہ کے آگے اور بعد سورہ فاتحہ وغیرہ برکت کے لئے پڑھتے تھے اور حضرت شیخ نے اس کومنع نہ فرمایا بلکہ حدیث پراس کومحمول کیا۔

فتح القدیر کتاب الجنائز فصل صلوٰۃ الجنازہ میں ہے کہ حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے منبر پر قیام فرما کر غزوۂ موتہ کی خبر دی اوراسی اثناء میں جعفرابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر دی۔

فصل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم و دعا له وقال استغفروا لهo

ترجمہ: پس ان پرنماز جنازہ پڑھی اوران کے لئے دعا فرمائی اورلوگوں سے فرمایا کہ تم بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔

دعا کے واؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا نماز کے علاوہ تھی۔مواہب لدنیہ جلددوم القسم الثانی فيما اخبر من الغيوبo میں یہ ہی واقعہ نقل فرما کرکہا: ثم قال اسغفروا اسغفروا لهo

اسی طرح عبداللہ ابن رواحہ پر بعد نماز دعا فرمائی۔اس سے معلوم ہوا کہ بعد نماز جنازہ دعائے مغفرت جائز ہے۔منتخب کنزالعمال کتاب الجنائز میں ابراہیم ہجری کی روایت ہے:

قال رايت ابن ابى اوفٰى و كان من اصحٰب الشجرة ماتت ابنته الىٰ ان قال ثم كبر عليها اربعا ثم قام بعد ذٰلك قدر مابين التكبير تين و قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يضنع هٰكذاo

ترجمہ: میں نے ابن ابی اوفی کو دیکھا یہ بیت الرضوان والے صحابی ہیں کہ ان کی دختر کا انتقال ہوا۔پھران پر چار تکبیریں کہیں پھراس کے بعد دوتکبیروں کے فاصلہ کے بعد بقدر کھڑے ہوکر دعا کی اور

فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

بیہقی میں ہے:

وعن المستظل ابن حصین ان علیا صلی علیٰ جنازۃ بعد ماصلی علیہ ٥

ترجمہ: مستظل ابن حصین سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے پر نماز کے بعد دعا مانگی۔

مدونۃ الکبریٰ میں ہے:

یقول ھٰکذا کلما کبر واذا کان التکبیر الاٰخر قال مثل ذٰلك ثم یقول اللّٰھم صل علٰی محمد ٥

ترجمہ: ہر تکبیر پر اسی طرح کہے کہ جب آخری تکبیر ہو تو اسی طرح کہے، پھر کہے: اللّٰھم صل علٰی محمد۔

اس سے معلوم ہوا کہ بعد نماز جنازہ درود شریف پڑھے۔ کشف الغطا میں ہے:

فاتحہ و دعا برائے میت پیش از دفن درست است و ھمیں است روایت معمولہ کذافی خلاصۃ الفتح۔

ترجمہ: میت کے لئے فاتحہ اور دعا مانگنا دفن سے پہلے درست ہے اسی روایت پر عمل ہے۔ اسی طرح خلاصۃ الفتح میں ہے۔

مبسوط شمس الائمہ سرخسی جلد دوم صفحہ ٦٧ باب غسل المیت میں روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازے پر بعد نماز پہنچے اور فرمایا:

ان سبقتمونی بالصلوٰۃ علیہ فلا تسبقونی بالدّٰعآء لہ ٥

ترجمہ: اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی تو دعا میں تو مجھ سے آگے نہ بڑھو یعنی آؤ میرے ساتھ مل کر دعا کر لو۔

اسی مبسوط میں اسی جگہ یعنی باب غسل المیت میں ابن عمر، عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہم سے ثابت کیا کہ ان حضرات نے دعا بعد نماز جنازہ کی اور فلا تسبقوا ٥ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دعا پر صحابہ کرام کا عمل تھا۔

مفتاح الصلوٰۃ صفحہ ١١٢ مصنفہ مولانا فتح محمد صاحب برہان پوری میں ہے:

چوں از نماز فارغ شوند مستحب است کہ امام یا صالح دیگر فاتحہ بقرتا مفلحون طرف سرجنازہ و خاتمہ بقرامن الرسول طرف پائیں بخواند کہ در حدیث وارد است و دربعض حدیث بعد از دفن واقعہ شدہ ہر دو وقت کہ میسر شود مجوز است۔

ترجمہ: جب نماز جنازہ سے فارغ ہوں تو مستحب ہے کہ امام یا کوئی اور صالح آدمی سورہ بقرکا شروع رکوع مفلحون تک جنازے کے سرہانے اور سوۃ بقر کی آخری آیات امن الرسول سے میت کے پاؤں کی طرف پڑھے کہ حدیث میں آیا ہے۔بعض احادیث میں دفن کے بعد واقع ہوا،میسر ہوتو دونوں وقت پڑھے جائز ہے۔

زادالآخرت میں نہر فائق شرح کنز الدقائق اور بحر خارسے نقل فرمایا ہے:

بعد از سلام بخواند اللّٰھم لا تحرمنا اجرہ و لا تفتنا بعدہ و اغفرلنا ولہ o

ترجمہ: سلام کے بعد پڑھے کہ اے اللہ! ہم کو اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنہ میں مبتلا نہ کر اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔

طحطاوی میں ہے:

وان ابا حنیفۃ اما مات فختم علیہ سبعون الفاقبل الدفن o

ترجمہ: جب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر دفن سے پہلے ستر ہزار ختم قرآن ہوئے۔

کشف الغمہ ،فتاوی عالمگیری،شامی باب الدفن بحث تعزیت میں ہے:

وھی بعد الدفن افضل منھا قبلہ o

ترجمہ: تعزیت کرنا دفن کے بعد،دفن سے پہلے تعزیت کرنے سے بہتر ہے۔

اسی جگہ شامی اور عالمگیری نے یہ بھی فرمایا:

وھٰذا اذا لم یرمنھم جزع شدید و الا قدمت o

ترجمہ: یہ جب ہے جبکہ ان ورثا میں سخت گھبراہٹ نہ ہو ورنہ تعزیت دفن سے پہلے کی جاوے۔

حسن ظہیریہ میں ہے:

وھی بعد الدفن اولیٰ منھا قبلہo

ترجمہ: دفن کے بعد تعزیت کرنا دفن سے پہلے تعزیت کرنے سے افضل ہے۔

میزان کبریٰ مصنفہ امام شعرانی میں ہے:

قال ابو حنیفة و الثوری ان التعزیة سنة قبل الدفن لا بعدہ لان شدة الحزن تکون قبل الدفن فیعذیٰ و یدعو الهo

ترجمہ: امام ابوحنیفہ اور امام ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تعزیت کرنا دفن سے پہلے سنت ہے نہ کہ بعد کیونکہ زیادتی رنج، دفن سے پہلے ہوتی ہے پس تعزیت کرے اور اس کے لئے دعا کرے۔

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ دفن سے پہلے خواہ نماز سے بھی پہلے ہو یا نماز کے بعد تعزیت کرنا جائز بلکہ مسنون ہے اور تعزیت میں میت و پسماندگان کے لئے دعائے اجر و صبر ہی تو ہوتی ہے۔ عقل کا بھی تقاضا ہے کہ بعد نماز جنازہ دعا جائز ہو۔ کیونکہ نماز جنازہ ایک حیثیت سے تو دعا ہے کہ میت کو سامنے رکھا گیا ہے اور اس میں رکوع، سجدہ التحیات وغیرہ نہیں ہے اور ایک حیثیت سے نماز ہے۔ اسی لئے اس میں غسل، وضو، ستر عورت، قبلہ کو منہ ہونا، جگہ اور کپڑوں کا پاک ہونا شرط ہے اور جماعت مسنون اگر یہ محض دعا ہوتی تو نماز کی طرح یہ شرائط اس میں کیوں ہوتیں اور دعاؤں کی طرح یہ بھی ہر طرح ادا ہو جایا کرتی، ماننا پڑے گا کہ ایک حیثیت سے یہ نماز بھی ہے اور ہر نماز کے بعد دعا مسنون ہے اور زیادہ قابل قبول چنانچہ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ میں ہے:

قیل یارسول اللہ ای الدعآ اسمع قال جوف اللیل الاخر و دبر الصلوات المکتوباتo

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ کون سی دعا قبول ہوتی ہے فرمایا کہ آخر رات کے درمیانی حصہ میں اور فرض نمازوں کے پیچھے۔

اور نماز جنازہ بھی فرض نماز ہے پھر اس کے بعد کیوں دعا نہ کی جاوے؟ نیز دعا مانگنے کی ہر وقت اجازت دی گئی ہے۔ اور بہت تاکید فرمائی گئی۔ مشکوٰۃ کتاب الدعوات میں ہے: الدعآء ھو العبادةo اسی جگہ یہ بھی ہے: الدعآء مخ العبادةo دعا عبادت بھی ہے یا دعا اصل عبادت ہے۔" دعا مانگنے کے لئے کوئی وقت وغیرہ کی پابندی نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے کہ نماز جنازہ سے پہلے تو دعا جائز اور دفن کے بعد بھی جائز مگر نماز کے بعد اور دفن سے پہلے حرام؟ نماز جنازہ بھی کوئی جادو ہے کہ اس کے پڑھتے ہی دعا کرنا ایصال ثواب کرنا سب حرام اور دفن میت اس جادو کا اتارہے کہ دفن ہوا

اورسب جائز ہو گیا۔لہٰذا ہر وقت دعا اور ایصال ثواب جائز ہے کسی وقت کی پابندی نہیں۔

دوسرا باب

اس دعا پر اعتراضات و جوابات میں

اس پر صرف چار اعتراض ہے تین عقلی اور ایک نقلی۔اس کے سوا اور کوئی اعتراض نہیں۔

اعتراض ا: وہ ہی پرانا یاد کیا ہوا سبق کہ یہ دعا بدعت ہے اور ہر بدعت حرام ہے لہٰذا یہ دعا کرنا حرام ہے،شرک ہے، بے دینی ہے۔

جواب: یہ دعا بدعت نہیں اس کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول وفعل مبارک سے ہو چکا ہے۔نیز صحابہ کرام کا اس پر عمل رہا۔فقہاء نے اس کی اجازت دی۔جیسا کہ اس بحث کے پہلے باب میں گزر گیا اور اگر مان بھی لیا جاوے کہ بدعت ہے تو ہر بدعت حرام نہیں ہوتی۔بلکہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں دیکھو ہماری بدعت کی بحث۔

اعتراض ۲: نماز جنازہ میں خود دعا ہے پھر دوبارہ دعا مانگنا جائز نہیں ہے پہلی دعا کافی ہو چکی۔

جواب: یہ اعتراض بالکل لغو ہے،نماز پنج گانہ میں دعا ہے۔نماز استخارہ،نماز کسوف،اور نماز استسقاء سب دعا کے لئے ہیں مگر ان سب کے بعد دعا مانگنا جائز بلکہ سنت ہے۔حدیث پاک میں ہے: اکثروا الدعآء ٥ ''دعا زیادہ مانگو'' دعا کے بعد دعا مانگنا زیادہ دعا ہے۔تیسرے اس لئے کہ یہ تو محض دعا ہے بعض صورتوں میں تو نماز جنازہ کے بعد نماز جنازہ دوبارہ ہوتی ہے۔اگر میت کے ولی نے نماز نہ پڑھی اوروں نے پڑھ لی تو وہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک دوشنبہ کو ہوا اور دفن شریف چہار شنبہ کو (شامی کتاب الصلوٰۃ باب الامامت) اور ان دو روز میں لوگ جماعت جماعت آتے رہے نماز جنازہ ادا کرتے رہے کیونکہ اب تک صدیق اکبر نے جو کہ ولی تھے نہ پڑھی تھی۔پھر جب آخر دن حضرت صدیق نے نماز پڑھ لی،اب تا قیامت کسی کو جائز نہ رہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نماز جنازہ پڑھے۔(دیکھو شامی باب صلوٰۃ الجنازہ بحث ومن احق بالامامت) اب کہو کہ یہ نماز تو دعا تھی وہ ادا ہو گئی۔یہ دوبارہ نمازیں کیسی ہو رہی ہیں؟ یہ سوال تو ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ کھانے کے بعد پانی نہ پیو۔کیونکہ کھانے میں پانی موجود

ہے وہ پانی ہی سے پکا۔

اعتراض ۳: چونکہ دعا مانگنے کی وجہ سے دفن میں دیر ہوتی ہے اور یہ حرام ہے لہٰذا یہ دعا بھی حرام ہے۔

جواب: یہ اعتراض بھی محض لغو ہے اولاً تو اس لئے کے آپ تو اس دعا کو بہر حال منع کرتے ہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دفن میں دیر ہو تو منع ورنہ نہیں۔ تو بتاؤ کہ اگر ابھی قبر تیار ہونے میں دیر ہے اور نماز جنازہ ہوگئی۔ اب دعا وغیرہ پڑھیں یا کہ نہیں۔ کیونکہ یہاں تاخیر دفن دعا سے نہیں بلکہ تیاری قبر کی وجہ سے ہے۔ دوسرے اس لئے کہ دعا میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔ صرف دو تین منٹ مشکل سے خرچ ہوتے ہیں۔ اس قدر غیر محسوس دیر کا اعتبار نہیں اتنی بلکہ اس سے زیادہ تو راستہ میں آہستہ لے جانے اور غسل کا کام آہستہ آہستہ انجام دینے اور قبر کو اطمینان سے کھودنے میں بھی لگ جاتی ہے اگر اس قدر دیر بھی حرام ہو تو لازم ہوگا کہ غسل وکفن دینے والے نہایت بدحواسی سے بہت جلد یہ کام کریں اور قبر کھودنے والے مشین کی طرح جھٹ پٹ قبر کھودیں اور میت کو لے جانے والے انجن کی رفتار سے بھاگتے ہوئے جاویں اور فوراً پھینک کر آجاویں۔ تیسرے اس لئے کہ ہم پہلے باب میں حوالے دے چکے ہیں کہ دفن سے پہلے اہل میت کی تعزیت کرنا، ان کو تسلی وتشفی دینا جائز بلکہ سنت ہے خواہ بعد نماز کرے یا قبل نماز۔ تو تعزیت کے الفاظ کہنے اور تسلی دینے میں بھی دیر لگے گی یا کہ نہیں؟ ضرور لگے گی مگر چونکہ یہ ایک دینی کام کے لئے ہے، جائز ہے۔ چوتھے اس لئے کہ ہم ابھی عرض کر چکے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف دوشنبہ کو اور دفن چہار شنبہ کو ہوا۔ علامہ شامی اسی کتاب الصلوٰۃ باب الامامت میں یہ واقعہ بیان فرما کر فرماتے ہیں:

وھٰذا السنة باقية الی الان لم يدفن خليفة حتیٰ يولیٰ غيره ٥

ترجمہ: یہ سنت اب تک باقی ہے کہ خلیفہ اس وقت دفن نہیں کیا جاتا جب تک کہ دوسرا خلیفہ نہ بن جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ دفن میں وہ تاخیر مکروہ ہے جو کہ دنیاوی وجہ سے ہو دینی وجہ سے قدرے جائز ہے کہ خلیفہ بنانا دینی کام ہے۔ اس کی وجہ سے دفن میں دیر کردی اور دعا مانگنا بھی دینی کام ہے۔ اگر کوئی نمازی آخر میں ملے تو وہ دعا پڑھ کر سلام پھیر سکتا ہے۔ لیکن اگر نماز کے بعد فوراً نعش اٹھالی جائے تو یہ شخص دعا پوری نہ کر سکے گا کہ اٹھائے ہوئے جنازے پر نماز نہیں ہوتی۔ لہٰذا دعا بعد جنازہ میں مسبوق نمازیوں کی بھی رعایت ہے۔ اگر اس کے لئے ایک غیر محسوس سی تاخیر ہوجائے تو جائز ہے۔ پانچویں اس لئے کہ دفن میں مطلقاً تاخیر کرنا حرام کہاں لکھا ہے؟ فقہاء فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن میت کا انتقال ہوگیا تو نماز جمعہ کا انتظار نہ کرے بلکہ ممکن ہو تو قبل جمعہ ہی دفن کرے۔ یہ نہیں کہتے کہ یہ انتظار

کرنا حرام ہے شرک ہے۔کفر ہے معاذ اللہ

اعتراض۴: نماز جنازہ کے بعد دعا کو فقہاء منع فرماتے ہیں چنانچہ جامع الرموز میں ہے۔

لایقوم داعیا لہO

ترجمہ: نماز کے بعد دعا کے لئے نہ کھڑا رہے۔

ذخیرہ کبریٰ اور محیط میں ہے:

لایقوم بالدعآء بعد صلوٰۃ الجنازۃO

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد دعا کے لئے نہ کھڑا رہے۔

عالمگیری میں ہے:

لا یدعو بعدہ فی ظاھر المذھبO

ترجمہ: اس کے بعد دعا نہ کرے ظاہر مذہب میں۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

ولا یدعو للمیت بعد صلوٰۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلوٰۃ الجنازۃO

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد میت کے لئے دعا نہ کرے کیونکہ یہ نماز جنازہ میں زیادتی کرنے کے مشابہ ہے۔

کشف الغطاء میں ہے:

کہ قائم نہ شود بعد از نماز برائے دعا

ترجمہ: نماز کے بعد دعا کے لئے کھڑا نہ رہے۔

جامع الرموز میں ہے:

ولا یقوم بالدعآء بعد صلوٰۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃO

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد دعا کے لئے نہ کھڑا رہے کیونکہ یہ زیادتی کے مشابہ ہے۔

ابن حامد سے مروی ہے:

ان الدعآء بعد صلوٰۃ الجنازۃ مکروہ ٥

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد دعا مکروہ ہے۔

ان فقہی عبارات سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا وغیرہ ناجائز ہے۔

جواب: اس اعتراض کے دو جواب ہیں ایک اجمالی دوسرا تفصیلی۔ اجمالی جواب تو یہ ہے کہ اس دعا سے ممانعت کی تین وجہیں ہیں: اولاً یہ کہ چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے ہو۔ دوم یہ کہ دعائیں زیادہ لمبی نہ ہوں جس سے کہ دفن میں بہت تاخیر ہو۔ اسی لئے نماز جمعہ کے انتظار میں دفن میں تاخیر کرنا منع ہے۔ تیسرے یہ کہ اسی طرح صف بستہ بحثیت نماز دعا کی جاوے کہ دیکھنے والا سمجھے نماز ہو رہی ہے۔ یہ زیادتی کے مشابہ ہے۔ لہٰذا اگر بعد سلام بیٹھ کر یا صفیں توڑ کر تھوڑی دیر دعا کی جاوے تو بلا کراہت جائز ہے۔ یہ وجوہ اس لئے نکالے گئے کہ فقہاء کی عبارتیں آپس میں متعارض نہ ہوں اور یہ اقوال احادیث مذکورہ اور صحابہ کرام کے قول وعمل کے خلاف نہ ہوں۔

تفصیلی جواب یہ ہے کہ عبارت میں سے جامع الرموز، ذخیرہ، محیط، کشف الغطاء کی عبارتوں میں تو دعا سے ممانعت ہے ہی نہیں۔ بلکہ کھڑے ہو کر دعا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ وہ ہم بھی منع کرتے ہیں مرقات اور جامع الرموز میں یہ بھی ہے: لانه يشبه الزيادة "یہ زیادتی کے مشابہ ہے" یعنی اس دعا سے دھوکا ہوتا ہے کہ نماز جنازہ زیادہ ہوگئی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح دعا مانگنا منع ہے جس میں زیادتی کا دھوکا ہو۔ وہ یہ ہی ہے کہ صف بستہ کھڑے کھڑے دعا کریں۔ اگر صف توڑ دی یا بیٹھ گئے تو حرج نہیں دیکھو جماعت فرض کے بعد حکم ہے کہ لوگ صفوف توڑ کر سنتیں پڑھیں تاکہ کسی کو یہ دھوکا نہ ہو کہ جماعت ہو رہی ہے (دیکھو شامی اور مشکوٰۃ شریف باب السنن) تو اس سے یہ لازم نہیں کہ فرض کے بعد سنتیں پڑھنا ہی منع ہیں بلکہ فرض سے ملا کے پڑھنا منع ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہے۔

عالمگیری کی عبارت غلط نقل کی اس اصل عبارت یہ ہے:

وليس بعد التكبير الرابعة قبل السلام دعاء ٥

ترجمہ: چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے کوئی دعا نہیں۔

یعنی نماز جنازہ میں پہلی تین تکبیروں کے بعد کچھ نہ کچھ پڑھا جاتا ہے مگر اس چوتھی تکبیر کے بعد کچھ نہ پڑھا جاوے گا جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ چنانچہ بدائع، کفایہ عنایہ میں ہے:

ولیس بعد التکبیر الرابعة قبل السلام دعاءo

ترجمہ: چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے کوئی دعا نہیں ہے۔

ابوبکر ابن حامد کی جو عبارت پیش کی گئی۔ یہ قنیہ کی عبارت ہے۔ مگر قنیہ غیر معتبر کتاب ہے۔ اس پر فتویٰ نہیں دیا جاتا۔ مقدمہ شامی بحث رسم المفتی میں ہے کہ صاحب قنیہ ضعیف روایات بھی لیتا ہے۔ اس سے فتویٰ دینا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں:

اونقل الاقوال لضعیفة فیھا کالقنیة للزاھدی فلا یجوز الافتاء من ھٰذہٖo

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بذل الجوائز میں فرمایا کہ قنیہ والا معتزلی بدمذہب ہے اور اگر قنیہ کی یہ عبارت صحیح مان بھی لی جائے تو خود مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا منع ہے تو بعد دفن بھی دعا ناجائز ہونا چاہیئے کیونکہ یہ وقت بھی تو نماز کے بعد ہی غرضیکہ کوئی بھی عبارت آپ کے موافق نہیں۔ دعا بعد نماز جنازہ جائز بلکہ سنت ہے۔